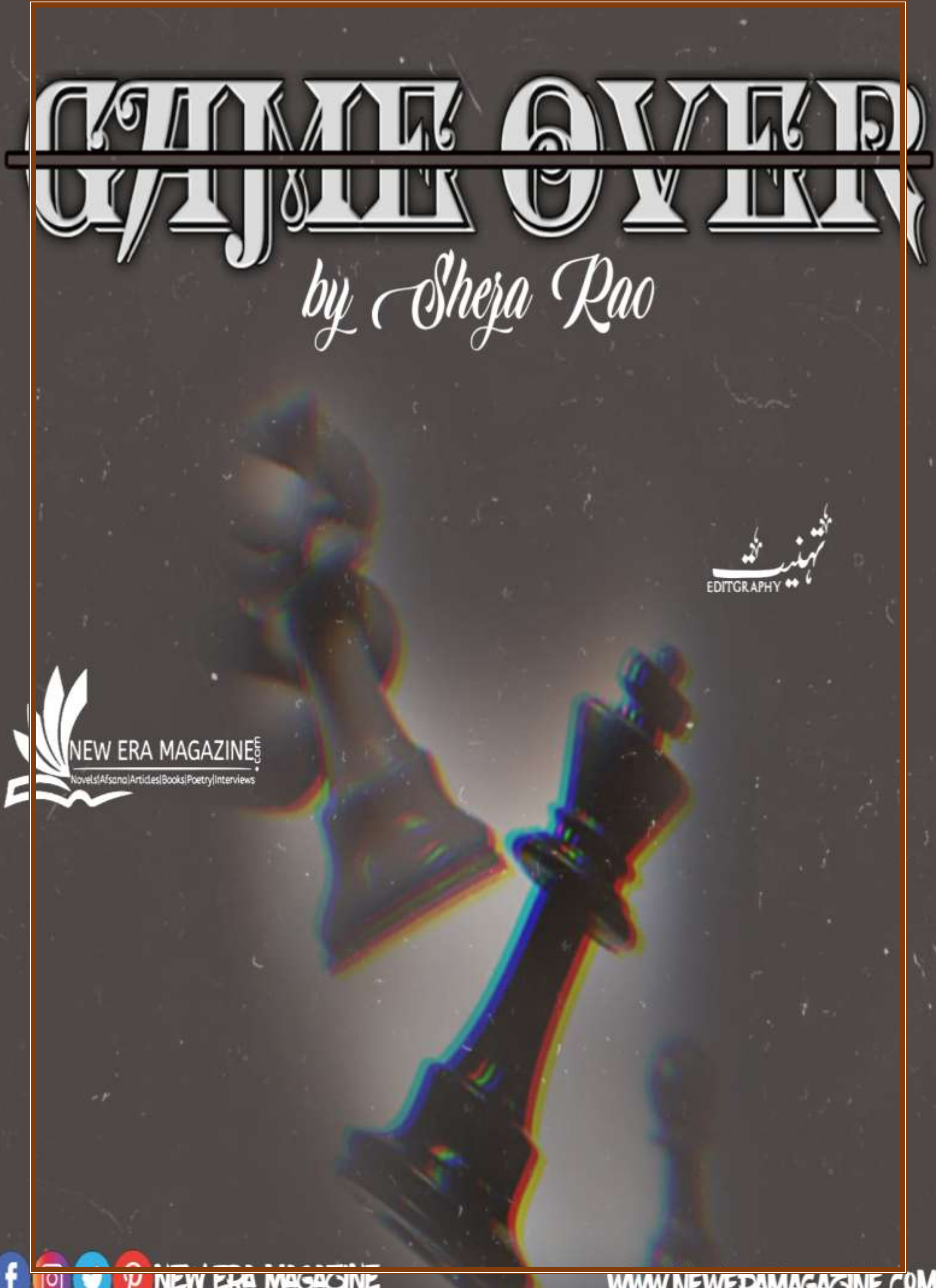
GAME OVER
by Sheza Rao
تہنیت
EDITGRAPHY
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گیم اوور

از شیز اراؤ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول۔ناولٹ۔افسانہ۔کالم۔آرٹیکل۔شاعری۔پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

ایل ای ڈی کی اسکرین میں موٹروے کا منظر دکھنے لگا،جس میں کافی گاڑیاں، ٹرک وغیرہ جاتے نظر آئے۔۔سب باری باری موٹروے سے گزررہے تھے ٹھیک بارہ بج کر چالیس منٹ میں ایل ای ڈی کی اسکرین پر وائٹ کرولا(گاڑی کا ماڈل)نمودار ہوئی۔۔جو کہ اکرم کی تھی اور تینوں اسی گاڑی سے فارم ہاؤس آئے تھے ایک ساتھ۔۔

اب روکو ویڈیو کو۔۔۔۔

تراب نے ہاتھ کے اشارے سے رکوایا۔۔تو عائشہ نے پوز کا بٹن دبایا۔

ٹائم نوٹ کرو۔۔۔یہ لوگ کس ٹائم موٹر وے پر پہنچے۔۔

تراب نے فاطمہ سے نوٹ کروایا۔۔تراب کی نظریں اسکرین کا بھرپور مشاہدہ کرنے لگی۔۔

ٹویوٹا کرولا گاڑی میں تینوں کی جھلک کافی حد تک واضح نظر آرہی تھی۔۔اکرم ڈراؤینگ سیٹ پر۔فیاض فرنٹ سیٹ پر جبکہ سلیم اکرم کے پیچھے ہی پیسنجر سیٹ پر بیٹھا تھا۔۔گاڑی کے چاروں شیشوں پر پردے لگے ہوئے تھے لیکن موٹر کی لائٹ سامنے فرنٹ پر پڑنے کی وجہ سے اندر کا منظر تھوڑا نمایاں تھا۔

اچانک سے تراب چہرے پر حیرانگی سجائی اسکرین سے قدم بہ قدم قریب تر چلا گیا۔۔تراب کے چہرے کا رنگ منٹوں میں بدلا جیسے اُسکا شک صحیح گزرا ہو۔۔ چاروں اسکرین کو چھوڑ کر تراب کو دیکھنے لگے جو کہ ایل ای ڈی کے بلکل

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

قریب کھڑا اُسے گھور رہا تھا۔۔

یہ سر کیوں گھُسے جارہے ہے ایل ای ڈی میں۔۔

زارون نے علی کے کان میں سرگوشی کی۔۔

اس میں تین نہیں چار لوگ موجود ہیں۔۔

تراب نے آرام سے کہا تو چاروں چونگ گئے اور آنکھیں پھاڑ کر اسکرین کو گھورنے لگے۔۔

سر کہاں ہیں۔۔۔؟

علی نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔۔

زرا غور سے دیکھو۔۔ادھر لیفٹ سائیڈ کی فرنٹ سیٹ پہ تمہیں پیچھے کی طرف سے ایک ہاتھ نظر آئے گا جو کہ فیاض کی سیٹ پر رکھا ہوا ہے۔۔۔

تراب نے انگلی اسکرین پر رکھی۔۔

تو۔۔سر پیچھے ایک نہیں دو لوگ بیٹھے تھے جبکہ ہمیں تین کی لاش ملی ہے یعنی کہ چوتھا شخص یا تو خود منظرِ عام سے غائب ہوا ہے یا کروایا گیا ہے۔۔۔

عائشہ نے صدمے سے کہا۔

علی نے کوفت سے دانت پیسے۔۔

اب یہ چوتھا شخص کہا سے آٹپکا۔۔؟

چار نہیں پانچ لوگ ہوئے کل ملا کر۔۔جن میں سے تین کی لاش ملی ہے اور دو غائب ہے۔۔۔ایک جو ان تینوں کے ساتھ فارم ہاؤس میں گیا تھا۔۔اور دوسرا جو کہ بعد میں گھر کے اندر داخل ہوا تھا۔۔

تراب نے مارکر اٹھا کر ٹو ان ناؤن پرسن لکھا جو کہ شاید اس مرڈر کرنے میں ملوث ہو۔۔

سارے دوستوں۔۔رشتہ داروں وغیرہ سے پوچھو۔۔جن سے ان تینوں کی کافی اچھی جان پہچان ہے کہ چوتھا شخص کون تھا جس نے تینوں کے ساتھ سفر کیا۔

تراب نے کہا۔۔۔

ناؤ گو فاسٹ۔۔۔

تراب نے چلا کر کہا تو سب بجلی کی تیزی سے اپنے اپنے کام کرنے دوڑ پڑے تراب اسکرین کا دلچسپی سے مشاہدہ کرنے لگا۔۔۔

آس پاس شور برپا تھا۔۔سب اپنے من چاہے رائڈر کے نعرے لگا رہے تھے۔۔ ایک کافی کھلے میدان میں ہجوم موجود تھا۔۔میدان دیکھ کر معلوم یہ پڑ رہا تھا کہ کسی زمانے میں یہ پارک ہوا کرتا ہوگا۔۔یونی کے طالبعلم میدان میں کھڑے

ریس کا لطف اٹھانے آئے تھے۔۔سب کے چہروں پر تجسس تھا کہ اس بار کون ریس میں جیتے گا۔۔دس رائڈر سٹارٹ لائن پہ اپنی اپنی بائیک لیے کھڑے تھے طالبعلموں کے ہجوم میں شہریار مرزا بھی کھڑا جو کہ ابھی نیا آیا تھا۔۔

ڈریس پینٹ پر ڈھیلی ڈھالی چیک شرٹ جس کو دیکھ کے لگ رہا تھا کہ اس شرٹ میں دو تین لڑکے اور گھس سکتے ہیں۔۔آنکھوں پر نظر کا موٹا چشمہ لگائے۔۔سر کے بالوں کو بیچ کی مانگ نکال کر تیل سے چپکائے ہوئے شہریار مرزا (پینڈو)۔۔سب کے نام باری باری پکارے جارہے تھے جب گیارہویں رائڈر کا نام لیا تو وہ وہاں موجود نہیں تھا۔۔سب کو بڑی الجھن محسوس ہوئی لگ ایسا رہا تھا کہ یہ سب تماشائی کا پسندیدہ رائڈر تھا جو کہ موجود نہ تھا۔۔پھر سے ایک تھوڑی اونچائی پہ کھڑے لڑکے نے نام پکارا۔۔

سیم۔۔۔۔

تو کسی بائیک کی آواز آئی تو سب آواز کی سمت میں دیکھنے لگے۔۔بائیک باقیوں کے ساتھ جا کھڑی ہوئی۔۔سب کی آوازوں میں جوش سا اُتر آیا۔۔لیکن کچھ لوگوں حیرت کا جھٹکا تب لگا جب بائیک پر موجود گیارہویں رائڈر کا چہرہ جب ہیلمیٹ سے آزاد ہوا۔۔شاید کچھ کو کسی لڑکے کی توقع تھی۔۔اور وہ ابھی نئے آئے تھے تو ان کی حیرت بھی یقینی تھی۔۔ایسا ہی کچھ حال شہریار کا بھی تھا۔۔

بائیک چلانا اتنا بھی مشکل نہیں کہ لڑکی نہ چلا پائے لیکن یہاں تو بات ہی

ہیوی بائیک کی تھی اوپر یہ ریس عام ریس کا طرح نہیں تھی اس میں کافی خطرات ہوتے ہیں۔۔جو کہ ایک نازک اندام لڑکی کے بس کی بات نہیں۔۔۔ لیکن یہ سب آدمیوں کی سوچ ہے کیونکہ اگر عورت چاہے تو اپنی انگلیوں پہ پوری دنیا کو چلا سکتی ہیں۔۔

ریس شروع ہوئی تو لوگوں کا تجسس بڑھ گیا۔۔ریس میں سب سے آگے سمیر عرف سنی تھا۔۔جبکہ دوسرے نمبر پر سیم۔۔باقی سب کافی پیچھے رہ گئے تھے۔۔ اصل میں ریس تو ان دونوں کی ہوتی ہے باقی سب تو کبھی آگے آئے ہی نہیں کیونکہ ان دونوں نے اپنی دشمنی میں کبھی کسی کو آگے آنے ہی نہیں دیا۔۔

سمیر بائیک بار بار ترچھا کردیتا تو سیم اپنی بائیک کی اسپیڈ تھوڑی کم کردیتی۔۔ لیکن اس بار سیم نے ایک بھرپور اسپیڈ سے سنی کو کٹ دیا جس کی وجہ سے سنی گھبرایا اور بیلنس خراب ہونے پر وہ بائیک سمیت بری طرح سے نیچے گر گیا۔۔باقی سب کو موقع ملا تو وہ سنی سے آگے نکل گئے۔۔جس پر سنی کو طیش اٹھا۔۔کیونکہ ہر دفعہ سنی پہلے آتا تھا سیم کے ساتھ یہ کرکے اور سیم دوسرے نمبر پر آجاتی تھی۔۔۔پھر بھی سب تماشائی سیم کو پسند کرتے اور ہر دفعہ کی طرح سنی سب کا منہ دیکھتا رہ جاتا۔۔۔کیونکہ سنی کا رویہ ہمیشہ سے دوسروں کے ساتھ بُرا ہی رہا اور سیم ہمیشہ سے اپنی دیدہ دلیری اور خوش اخلاقی میں مشہور رہی ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ریس اختتام کو پہنچی اور لوگوں کا تجسس ختم ہوگیا اور سرگوشیاں خوشی سے چیختے نعروں میں بدل گئی۔۔کیونکہ سب کی نظریں فنش لائن پار کرتی سیم پر جو پڑی سیم اپنی بائیک پہ بیٹھی سوچوں میں گم رہی۔۔۔

پیار۔۔۔پیار کی بات کبھی سمجھی ہے؟جو اب سمجھے گی اور ویسے بھی پال لیا ہے ۔۔یہی بہت ہے میرے لئے۔۔

سیم کے کان میں یہ زہریلے الفاظ گونج رہے تھے۔۔وہ سب کو بھول گئی کہ وہ کہاں پر ابھی موجود ہے۔۔اور زخم ابھی تازہ تھا۔۔اُسے بھرنے میں ٹائم لگنا تھا۔

سب طالبعلم مبارک باد دینے کے لیئے سیم کے اردگرد جما ہوگئے۔۔

فائنلی سیم۔۔۔تم نے اِس سنی فنی کو ہرا دیا یار۔۔آئی ایم سو پراؤڈ آف یو۔۔۔۔

فزا نے جوش سے کہا۔۔لیکن سیم چپ چاپ بائیک پر بیٹھی رہی۔۔اردگرد سے بیگانہ۔۔سب باری باری اُسے مبارک باد دینے لگے لیکن سر پر ہیلمنٹ ہونے کی وجہ سے کسی کو پتہ نہ چل سکا کہ سیم کا تو دھیان ہی کدھر اور ہے۔۔

فزا نے جھنجھلا کر سیم کے سر پر سے ہیلمنٹ اتارا تو وہ ہوش کی دنیا میں آگئی اور مسکرا کر سب کو دیکھنے لگی۔۔

السلام وعلیکم۔۔آپ نے تو بھئی بہت اچھی بائیک چلائی۔۔ہم نے پہلی دفعہ ایک لڑکی کو بائیک چلاتے دیکھا ہے جبکہ ہمارے یہاں تو کسی بھی لڑکی نے سائیکل تک نہیں چلائی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہریار نے متاثر ہوکر کہا اور ناک سے پھسلتی عینک کو ہاتھ کے مدد سے دھکیل کر ٹھیک کیا۔۔سیم اور فزا نے تو پہلی دفعہ ایسے عجوبے کو دیکھا تھا۔

بہت شکریہ۔۔ویسے آپکا نام کیا ہے اور آپ نئے ہو؟

سیم نے مسکرا کر اشتیاق سے پوچھا۔۔

ہمارا نام شہریار مرزا ہے۔۔ہمارا ادھر ٹرانسفر ہوا ہے۔

شہریار نے خوش ہوکر کہا۔اُسے سیم کا رویہ پسند آیا تھا اور اپنے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔اس کے سر کو دیکھ کر یہ معلوم ہورہا تھا کہ شاید بالوں کو آپس میں گلو سے چپکایا گیا ہو۔کیونکہ ہِل جو نہیں رہے تھے۔۔جبھی ایک لڑکا چلتا اُن تک پہنچا۔۔سیم بائیک سے اُتر گئی۔۔

شکریہ تم نے بائیک دی۔۔

سیم نے بائیک لڑکے کے حوالے کردی۔۔

بھئی مبارک ہو۔۔آج تو سیم محترمہ جیت ہی گئی۔۔

شازل نے ہنس کر کہا سیم نے تائیدی انداز سے سر ہلایا۔شازل چلا گیا۔۔فزِا کی نظر اپنی گھڑی پر پڑی تو وہ گھبرا گئی۔۔

ارے ہم لیٹ ہوجائے گے سیم چلو۔۔

سیم جو شہریار سے بات کرنا شروع ہوئی تھی کہ فزا بول پڑی اور ہاتھ پکڑ کر

کھینچنے لگی۔۔سیم نے پیچھے مڑ کر شہریار کو دیکھا۔

اوکے اللہ حافظ۔۔۔۔

سیم نے مسکرا کر کہا اور چل دی۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں کلاس روم میں داخل ہوگئی۔۔۔بلیو جینز پر وائٹ شارٹ کرتی پہنے بالوں کی ہائی پونی ٹیل بنائے سیم فزا کے ساتھ ایک خالی ڈیسک پر جاکر بیٹھ گئی۔۔تو سیم کی نگاہ شہریار پر پڑی جو بیچارہ پوری کلاس میں اپنے بیٹھنے کے لیئے جگہ ڈھونڈ رہا تھا پر کوئی بھی اسے بیٹھانے پر رضامند نہیں تھا۔۔سیم نے شہریار کو آواز لگائی تو پوری کلاس متوجہ ہوگئی۔۔شہریار سیم تک گیا۔۔

آپ یہاں بیٹھ جاؤ شہریار۔۔

سیم نے پیچھے اکیلی بیٹھی لڑکی کے ساتھ بیٹھنے کو کہا تو شہریار بلش کرنے لگا جس پر پوری کلاس ہنسنے لگی۔۔

stop laughing..

سیم نے ناگواری سے چلا کر کہا تو سب چپ ہوگئے چونکہ ابھی نیا سیمسٹر شروع ہوا تھا تو سب طالبعلم آج آئے ہوئے تھے جس کی وجہ سے پوری کلاس بھر گئی تھی تو بہت کم کوئی سنگل بیٹھنے کی جگہ بچی تھی جس پر بھی کوئی

نہیں بیٹھا رہا تھا۔۔جبکہ سیم اور فزا بھی جس ڈیسک پر بیٹھے تھے وہ دو بندوں کی تھی۔۔

سیم نے ارد گرد نظر ڈالی تو پوری کلاس کو بھرا پایا تو اُس نے فزا کو پہنچ کر ایک لڑکی کی برابر والی خالی سیٹ پر بیٹھا دیا اور خود کھسک کر دوسری طرف ہولی۔۔

مسٹر شیریار بیٹھ جاؤ یہاں۔۔بس اب یہی جگہ خالی رہ گئی ہے۔۔اگر یہ بھی گئی تو میں کچھ نہیں کر سکتی۔۔

سیم نے اکتا کر کہا تو شہریار ڈر کر بیٹھ گیا جیسے سیم اُس کو کھا جائے گی۔۔فزا اور سیم باتوں میں لگ گئی۔۔

سر سکندر آئے تو سب طالبعلم جو باتوں میں مصروف تھے وہ خاموش ہوگئے۔۔ اب پوری کلاس میں سر کی آواز گونج رہی تھی۔۔سیم جو ابھی اہم لکھنے میں مصروف تھی اُسے اپنے اوپر کسی کی چبتی نگاہ محسوس ہوئی تو اُس نے سر اٹھایا اور گردن موڑی تو تھوڑے ہی دوری پر بیٹھے سنی کو پایا جو غصے سے اُسے گھور رہا تھا۔۔سیم نے سر جھٹکا اور دوبارہ توجہ سے لیکچر سننے لگی۔۔ایک گھنٹے بعد جب سر سکندر لیکچر ختم کرکے باہر کی جانب چل دیئے تو سب طالبعلموں نے سکھ کا سانس لیا۔۔

یار سیم اس سنی کے ارادے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے مجھے۔۔دیکھو کیسے گھور رہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہے تمہیں۔۔جیسے نظروں سے ہی کھا جائے گا۔۔۔

فنزا نے فکرمندی سے سیم کے پاس آکے کہا۔۔دونوں شہریار کی موجودگی کو فراموش کرچکی تھی۔۔

اس کے ارادے تو کیا۔۔اس کی سوچ بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔اور ویسے بھی میں اسے کٹ نہ دیتی تو اپنی بائیک سمیت گر کر زخمی ہوجاتی۔۔تو مجھے آج کٹ دینا پڑا اور جو سنی محترم مجھے اپنے جال میں پھسانا چاہ‌رہے تھے وہ خود پھنس گئے۔۔

سیم نے افسوس سے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

معذرت چاہتا ہوں۔۔پر ہم آپکو ایک مشورہ دیتے ہے کہ آپ اس لڑکے سے پنگا نہ لے۔۔یہ بہت خطرناک ہے۔۔

شہریار نےخاموشی توڑی۔۔تو دونوں کو اُس کی موجودگی کو احساس ہوا۔

میں پنگا تو نہیں لیتی۔۔بس مجھے ریس میں حصہ لینے کا شوق ہے۔۔۔باقی مجھے کیا پڑی ہے کہ میں لڑکوں سے بحث کرتی پھروں۔۔اور سنی تو خود ہر چیز میں مجھ سے مقابلہ بازی کرتا رہتا ہے۔۔میرا تو اس میں کوئی قصور نہیں۔۔۔

سیم نے کندھے اچکائےانداز نارمل تھا۔

ویسے ہم نے آپ دونوں کا نام نہیں پوچھا۔۔آپ دونوں کا کیا نام ہیں۔۔؟

شہریار نے کہا۔۔۔

میرا نام فنزا رحمانی ہے۔۔۔اور یہ اُم الوریٰ آفندی ہے۔۔

فنزا نے خوش دلی سے کہا۔۔

پر آپکا نام تو سیم تھا نا۔۔۔میں نے ابھی سنا تھا۔۔ریس کی اناؤسمنٹ میں۔۔۔
شہریار کنفیوز ہوگیا۔

مجھے اپنے آپ کو سیم کہلوانا پسند ہے۔۔

سیم نے عام انداز سے کہا۔۔تبھی شہریار سیٹ سے اٹھا۔۔سنی جو کہ سیم کی طرف آرہاتھا اُس نے جان کر اپنی ٹانگ آگے کردی جس کی وجہ سے شہریار گر پڑا اور اُس کا چشمہ گرکرٹوٹ گیا۔۔

سنی آرام سے آگے بڑھ گیا۔۔سیم کو بڑا غصہ آیا۔۔۔

سنی تم کو بلکل تمیز نہیں ہے نا۔۔

سیم غصے سے دھاڑی سنی پلٹ کر اُن تک آن پہنچا۔

اوہ تمہیں ڈریسنگ سینس کے ساتھ ساتھ چلنے کا سینس بھی نہیں ہے۔۔

سنی نے شہریار کی بے عزتی کی۔۔شہریار تو بس اپنے عینک کے ٹوٹنے کے غم میں مبتلا تھا۔۔

تم نے خود اسے گرایا ہے۔۔۔اور اسکے ڈریسنگ کی بات کرتے ہو کبھی خود کو آئینے میں دیکھا ہے۔۔۔پورے غنڈے موالی لگتے ہو۔۔۔آئندہ میرے دوستوں کو پریشان مت کرنا۔۔ورنہ میں تمہارے ساتھ بہت برا پیش آؤں گی۔۔چلو شیریار اور فنزا۔۔۔۔

سیم نے انگلی دکھاکر وارن کیا۔۔پھر شہریار اور فنزا کو لے گئی۔۔۔جبکہ سمیر اپنے دوستوں کے ساتھ کھڑا غصے سے اُنہیں جاتے دیکھنے لگا۔

سوری شہریار میری وجہ سے سنی نے تم کو چوٹ پہنچائی۔۔۔

سیم نے شرمندگی س اپنا رومال شہریار کو دیا۔۔جس کے ماتھے پر چوٹ لگ گئی تھی۔۔۔شہریار ہاتھ میں رومال لیئے جھینپ گیا جبکہ فنزا سیم کا رویہ دیکھ کر مسکرائی۔۔

نہیں آپکا تو اس میں کوئی قصور نہیں تھا۔۔

شہریار نے اس کی شرمندگی کم کرنی چاہی۔۔

خیر چھوڑو۔۔آج سے تم ہمارے دوست بن گئے۔۔۔مسٹر شیری۔۔

سیم نے پوچھا تو شہریار چپ چاپ اُسے دیکھنے لگا جبکہ فنزا نے سر ہلایا۔۔

ہم دونوں تمہیں اس نام سے پکارے گے۔۔۔ویسے اچھا ہے نا۔۔؟

سیم نے شہریار سے پوچھا تواس نے ہاں میں سر ہلایا۔۔سیم پرجوش ہوگئی۔۔

چلو آج میں تم دونوں کو جیتنے کی خوشی میں کینٹین میں پارٹی کرواتی ہوں۔۔

سیم نے خوش ہوکر کہا اور دونوں کے ساتھ کینٹین کی طرف چل دی۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

شام ہونے والی تھی۔۔سڑکوں پر معمول کے مطابق لوگوں کا رش موجود تھا۔ زیادہ تر لوگ اپنے اپنے کام سے فارغ ہوکر گھروں کی جانب روا تھے۔۔ایسے میں ایک لڑکی کے قدم چھوٹی سی گلی کے اندر مڑ گئے اور قطار میں بنے پانچویں مکان کے آگے رک گئے۔۔

اُس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔۔بمشکل ایک منٹ بھی نہیں ہوا کہ دروازہ جھٹ سے کھل گیا۔۔اس قدر جلدی دروازہ کُھلنے پر محراب حیران رہ گئی۔۔

السلام و علیکم مہر۔۔۔تم یہاں۔؟اور یہ تمہارے چہرے پر حیرانی کس وجہ سے ہے۔۔؟

حیدر جو ابھی باہر کسی کام سے جارہا تھا اُسے دیکھ کر رُک گیا اور خوشگوار حیرت سے پوچھنے لگا۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔بھئی کیا تمہیں آنی جان نے گھر کی چوکیداری کے لیئے رکھا ہے جو بجانے کے ایک منٹ بعد ہی دروازہ کھل گیا۔۔اور تُم نے ہی تو آج صبح کال کی تھی کہ آنی جان اس سے پہلے کہ میرا چہرہ بھول جائے میں آکر اُن سے مل لوں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

محراب نے اُسکی عقل پر ماتم کیا۔

ارے میں معصوم تو صدرِ وزیر اعظم کے حکم پر دہی لینے جارہا تھا اِسی وقت تم نے دروازہ کھٹکھٹا دیا اور میں نے کھول دیا بس۔۔

حیدر نے صدمے سے کہا۔۔

اچھا۔۔تو میں جاؤں پھر۔۔۔؟

محراب نے کھڑے کوفت سے کہا۔۔اور جانے لگی۔

ارے اوہ آؤ بھئی۔۔

حیدر نے اسے اندر بلایا۔

اگر صدرِ وزیراعظم کو معلوم پڑ گیا کہ میں نے اُن کی لاڈلی کو دروازے سے ہی رخصت کردیا تو اگلے دن میں تمہیں کسی فوٹ پاتھ پر سوتا ملوں گا۔۔

حیدر نے کہا تو محراب اندر کی جانب آگئی۔۔حیدر باہر چل دیا۔۔آیت جو کہ ہال میں موجود ڈائننگ ٹیبل کی کرسی پر بیٹھی تھی وہ محراب کو دیکھ کر پُر جوش ہوگئی۔۔آیت کے بولنے سے پہلے محراب نے اُسے چپ رہنے کا اشارہ کیا اور خود آہستگی سے کچن کی جانب بڑھ گئی۔

کچن میں ایک عورت پیٹھ موڑے کھڑی کچھ سبزی کاٹنے میں مصروف تھی۔۔ محراب چپکے سے چل کر عورت کو پیچھے کھڑی ہوگئی اور جھٹ سے اپنی بانہیں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عورت کے گلے میں ڈالی۔۔

السلام و علیکم آنی جان۔۔۔

محراب نے پیار سے کہا تو نصرت دھیمے سے مسکرائی۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔مہ کیسی ہو۔۔؟

نصرت نے محراب کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر اپنے سامنے کیا۔۔

آنی جان آپکو زرا بھی حیرانگی نہیں ہوئی۔۔۔؟میرے اس طرح اچانک آجانے پر۔۔

محراب حیران ہوئی۔۔

بیٹا ہر ماں اپنے بچے کی خوشبو جانتی ہیں۔۔تو مجھے بھی پتہ چل گیا تھا کہ کون چپکے سے کچن کی طرف آرہا ہے۔۔۔

نصرت نے ہنس کر کہا۔۔اور دونوں ہال میں چلی آئی۔۔

آپیا۔۔چلے۔۔۔میں نے آپکو کچھ دکھانا ہے۔۔۔

آیت نے جوش سے کہا۔۔نصرت چونکی۔۔

آیت۔۔۔بعد میں۔۔

نصرت نے آنکھیں دکھائی تو آیت مایوس ہوکر چپ ہوگئی۔

آنی جان۔۔ابھی دیکھنے میں کیا حرج ہے۔۔۔آیت اتنے پیار سے کہہ رہی ہے جب۔۔

محراب نے نرمی سے کہا تو آیت کی آنکھیں چمکی۔۔نصرت نے منع کرنا چاہا پر محراب آیت کو لے کر کمرے میں چل دی۔۔

آپیا۔۔دیکھے یہ سب کیسے لگ رہے ہیں۔۔۔؟

آیت نے بیڈ پر بیٹھ کر سائیڈ ٹیبل سے ایک بڑی سکیچ بُک نکالی اور اُسے محراب کو دکھانے لگی۔۔محراب کی جب نظر پڑی تو اُس کے چہرے کا رنگ بدلہ۔۔

یہ۔۔۔یہ سب۔۔۔بہت اچھا بنایا ہے تم نے۔۔۔

محراب نے خالی آنکھوں سے اِن خوبصورت کپڑوں کے ڈیزائنز کو دیکھا۔۔آنی جان اس لیئے آیت کو منع کررہی تھی۔۔

آیت نے جب اپنی تعریف سنی تو وہ اور دکھانے لگی ساتھ ساتھ بولنے بھی لگی۔۔۔پھر جیسے محراب ایک الگ دنیا میں چلی گئی۔۔اپنی یادوں کی دنیا میں۔۔۔ اُس کے سامنے منظر بدلا اب وہاں نہ تو آیت تھی اور نہ اُس کے اسکیچز۔۔

اب محراب کو ایک کمرے کے کونے میں اسٹڈی ٹیبل نظر آئی جہاں ایک عورت کرسی پہ بیٹھی سر جھکائی ہاتھ میں پینسل لیئے ایک کورے کاغذ پہ کچھ بنا

رہی تھی برابر میں دو بچیاں کھڑی اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی۔دونوں کی عمر گیارہ اور سات سال تھی۔۔۔

اچانک سے کوئی ایک شخص کمرے میں داخل ہوا تیزی کے ساتھ اور عورت کے ہاتھ میں موجود سارے کاغذات کو غصے سے جھپٹ لیا تو دونوں بچیاں سہم کر دو قدم پیچھے ہولی۔۔جبکہ عورت اس اچانک افتاد پر ہڑبڑا سی گئی۔۔آدمی نے بچیوں کو باہر بھیجا تو دونوں باہر چل دی اور دروازے پر جا رکی۔پھر معصومیت سے اندر جھانک کر دیکھنے لگی۔۔

آئندہ میں یہ سب تمہارے ہاتھوں میں نہ دیکھو۔۔۔۔

آدمی نے سارے کاغذات کے ٹکڑے کردیئے۔۔۔۔

سمجھ میں آئی۔۔۔؟

عورت کے جبڑے کو سختی سے پکڑا گیا۔۔عورت نے ہاں میں سر ہلایا۔۔تو آدمی ایک نظر عورت پر غصے کی ڈالتا باہر چل دیا۔۔

دونوں اندر کی جانب ڈر کر آگئی اور نیچے پڑے سارے کاغذات کو دیکھنے لگی اور عورت صدمے سے کھڑی اپنی ڈھیر ہوتی محنت کو تک رہی تھی۔۔پھر وہ نڈھال سی بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔

امی جان۔۔۔آپ پریشان مت ہو۔۔۔

گیارہ سالہ بھورے بالوں والی بچی نے اپنی ماں کو یقین دلایا اور باہر دوڑ لگادی۔

یہ شخص مجھے دن بہ دن اپاہج کررہا ہے۔۔۔

عورت نے کراہ کر کہا اور سر دونوں ہاتھوں پر گرالیا۔۔۔

ہاں۔۔یہی آواز تو آج تک محراب کے کانوں میں یہی سرگوشی کرتی ہے۔۔

تھوڑی ہی دیر میں عورت نے دیکھا تو اسکی بیٹیوں کے ہاتھوں میں کاغذات تھے۔۔وہ ہنس دی کیونکہ بڑی بیٹی نے اپنی ماں کو بہلانے کے لیئے خود کپڑوں کی ڈرائینگ بنائی تھی جبکہ چھوٹی بیٹی نے نیچے پڑے کاغذات کو ٹیپ کی مدد سے جیسے تیسے کرکے جوڑ لیا تھا۔۔

وہ دونوں بچیاں یہ سمجھ رہی تھی کہ امی جان اپنی ڈرائینگ خراب ہونے پر رو رہی ہے لیکن ان معصوموں کو یہ نہیں پتہ کہ یہ آنسو کچھ اسکیچز خراب ہونے پر نہیں بلکہ قسمت خراب ہونے پر بہے ہے۔۔۔اپنی ذلت پر بہے ہے۔۔۔

وہ عورت کھل کے مسکرائی۔۔۔چند منٹ پہلے جو دل بھر آیا تھا وہ اپنی بیٹیوں کی معصوم سی آنکھوں کو دیکھ کر خوشی سے جھوم اٹھا۔۔۔

محر آپی۔۔۔

کہی دور سے آتی آواز پر محراب چونکی تو منظر بدلہ اور وہ حال میں پہنچ گئی۔۔۔

آپیا۔۔آپ امی سے بات کرے نا کہ وہ مجھے فیشن ڈیزائینگ کا شورٹ کورس

کرنے دے۔۔۔

آیت نے التجائی انداز سے کہا۔۔

ہاں میں بات کرلوں گی آنی جان سے۔۔۔تم فکرمند نہ ہو۔۔

محراب نے آیت کے گال کو تھپکا۔۔۔

اچھاااا۔۔۔آپیا بہت بہت۔۔۔شکریہ۔۔اب نا میں اپنی ایک الگ پہچان بناؤگی۔۔
آیت تو محراب کی ہامی بھرنے پر پرجوش ہوگئ۔۔۔

اچھاا۔۔تو آیت محترمہ کو اپنی پہچان بنانی ہے۔۔ گریٹ۔۔

محراب متاثر ہوئی۔۔

ہاں۔۔میں نا شورٹ کورس کروں گی پھر اپنی ایک بوتیک کھولوں گی۔۔پھر میں مشہور ہوجاؤ گی تو سب نا میرا انٹرویو لیں گے۔۔ہائے کتنا مزا آئے گا سچی۔۔۔
آیت کی خواہش سن کر محراب ہنس پڑی۔۔

ہاں بھئی تم جو کروگی میں تمہارا ہمیشہ ساتھ دوں گی۔۔

محراب تسلی دی۔۔آیت خوش ہوگئی اور اپنے اسکیچز سنبھال کر ڈرول میں رکھنے لگی۔۔

محراب کے ذہن میں آیت کو دیکھ کو ایک نیا خیال اُبھرا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یا اللہ اس کی خوبصورت خواہشیں معذوری کی وجہ سے کبھی ادھوری نہ رہ جائے۔۔۔

نظریں آیت کی اسٹکس پر جمی تھی جس کے سہارے وہ بچپن سے چلتی آئی تھی۔۔۔

آج موسم بڑا ہی خوشگوار تھا۔ہلکی پھلکی بوندا باندی سے موسم نکھر سا گیا تھا۔ روڈ کے اردگرد لوگوں کی چہل قدمی جاری۔۔کچھ لوگ کام کی وجہ سے گھر سے باہر نکلے ہوئی تھے تو کچھ موسم کا لطف اُٹھانے کیلیئے۔۔۔اس جگہ پر کافی دکانیں تھی۔۔انہی میں ایک چھوٹا سا کیفے بھی تھا جس میں لوگوں کا کافی ہجوم موجود تھا۔۔کاونٹر میں کھڑی مس دھماکہ یعنی زویا کسٹمرز کو نمٹا رہی تھی تو دوسری طرف محراب کچھ کسٹمرز کا آرڈر لے رہی تھی اور ساتھ ساتھ سرونگ بھی کررہی تھی۔۔

اس کیفے کا نام فوڈ پلینٹ تھا۔۔۔جس میں ہلکے پھلکے اسنیکس ملتے تھے۔۔۔اس کیفے کی سجاوٹ کافی نفیس تھی۔۔۔دس گیارہ گول میزیں کاؤنٹر کے بلکل سامنے رکھی ہوئی تھی۔۔ہر ایک میز کے ساتھ تین کرسیاں موجود تھی۔۔۔چھت پہ اندرونی لائٹس شاپ کو خوبصورت بنارہی تھی۔۔یہ کیفے اصل میں نور ملک (امو جان) کا تھا۔۔جس کو زویا،رابیل اور محراب کافی اچھے سے سنبھال رہی

تھی جبکہ کچن بھی دو عورتیں سنبھالتی تھی۔یہ اس مین روڈ کی واحد شاپ تھی جس کو عورتیں چلا رہی تھی۔۔۔

زویا،رابیل اور محراب تینوں ہی نور کے ہاتھوں پلی بڑھی تھی۔زویا سات سال کی تھی جب اُس کے ماں باپ کسی حادثے میں انتقال کر گئے تھے تو زویا کے تایا نے اُسے یتیم خانے میں چھوڑ کر چلے گئے تھے۔۔۔زویا نے کبھی اپنے تایا اور ان کی فیملی کو تلاش کرنے کی کوشش نہیں کی۔۔کیونکہ اس کا کہنا ہے کہ۔۔جس نے چھوڑ دیا۔۔اس کو ہم نے بھی چھوڑ دیا۔۔بات ختم۔۔۔۔ابھی بھی وہ مستی مزاق کررہی تھی کسٹمرز کے ساتھ۔۔

زویا۔۔۔تم کیا کھی کھی کررہی ہو یاررر۔۔۔جلدی کرو کام۔۔

محراب نے زویا کو ٹوکا۔۔زویا نے کندھے اچکائے۔

یار پارٹنر۔۔اب ہر وقت تو بندے کو منہ پھُلا کر بھی نہیں رہنا چاہیئے۔۔تھوڑا تو ہنس لو بھئی۔۔تمہارا کیا جاتا ہے۔۔؟پتہ ہے اس سے کسٹمرز بھی خوش ہوتے ہیں۔۔

زویا نے راز دارانہ انداز سے کہا۔۔

اچھاااا۔۔اور ایسا وثوق کے ساتھ کس نے کہا ہے۔۔۔؟

محراب نے آئی برو اٹھا کر کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ظاہر ہے۔۔ایسے گولڈن ورڈز میرے علاوہ اور کون کہہ سکتا ہے۔۔۔

فخریہ کہا گیا۔۔۔

اور ویسے تمہاری مسکراہٹ اتنی بھی بری نہیں ہے۔۔بس آگے سے تمہارے دانت تھوڑے ٹوٹے اور نوکیلے ہیں۔۔

محراب کا ہاتھ صدمے سے اپنے منہ پہ گیا۔۔

اس لیئے جب تم ہنستی ہو تو اگلا بندہ یہی سمجھتا ہے کہ تم اُسکا آرڈر نہیں خون لینے آئی ہو۔۔۔۔

زویا نے بڑی آسانی سے اُسے ویمپائر کہہ ڈالا جو خون پیتے ہیں۔۔محراب کو سن کر گھن آئی۔۔

یخ۔۔۔زویا۔۔تمہارے دماغ میں یہ سب باتیں آتی کہاں سے ہی۔۔میں نے ایک دن تمہارے دماغ میں جو سارے اسکریو ڈھیلے ہے نا وہ ٹائٹ کروں گی۔۔پہلے سے بتارہی ہوں۔۔

محراب نے وارننگ دی زویا کو مزا آیا محراب کی بات سن کر اور وہ ہنس دی۔

السلام وعلیکم بھئی۔۔کافی انجوئیمنٹ ہورہی ہے میرے بغیر۔۔

رابیل شاپ میں داخل ہوئی اور جلتے ہوئی کہا۔۔مہراب نے سلام کا جواب دیا اور آگے چل دی۔

وعلیکم السلام۔۔اوہو آج جلدی نہیں آگئی تم۔۔

زویا نے زیرک نگاہوں سے اُسکا جائزہ لیا۔۔

ہاں۔۔تو۔۔

رابیل نے چہرے کو جھکائے دھیمی آواز سے کہا۔۔زویا جو آنکھوں میں شرارت لیئے اُسے دیکھ رہی تھی اس کے چہرے کا رنگ بر وقت بدلہ رابیل کے انداز کو دیکھ کر۔۔زویا تشویش سے کاؤنٹر کے دوسری طرف نکل کر رابیل کے برابر آکھڑی ہوئی۔۔

اُف زویا ہر وقت کا مزاق اچھا نہیں ہوتا۔۔

دل میں اپنے آپ کو ڈپٹا۔۔رابیل کے جھکے سر سے معلوم پڑ رہا تھا کہ وہ اپنے آپ کو رونے سے روک رہی ہے۔۔

بیلا یار۔۔آئی ایم سوری۔۔مجھے وہ نہیں کرنا۔۔

زویا جو ابھی اپنی غلطی ماننے والی تھی۔۔رابیل کے سر اُٹھانے پر اُسے رابیل کی آنکھیں غصے سے سرخ نظر آئی۔۔اور کان میں خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہوئی۔۔

زویا اپنی جان پیاری ہے تو بھاگ۔۔۔

زویا دوڑ پڑی۔۔

زویا کی بچی۔۔تو تو گئی آج میرے ہاتھوں سے۔۔

رابیل بپھرے شیر کی طرح زویا پر جھپٹی پر زویا رابیل کی چالاکی تھوڑی دیر سے ہی سہی پر سمجھ گئی تھی۔۔اب زویا اِدھر ادھرِ بھاگتی پھر رہی تھی اور رابیل غصے سے اُسکے پیچھے دوڑ رہی تھی۔۔کیفے پر موجود کچھ لوگ دلچسپی سے ان دونوں کی حرکتوں کو ٹھہر کر دیکھنے لگے اور محراب۔۔وہ تو ٹرے ہاتھ میں لیئے دونوں کو گھور رہی تحی۔۔

زویا۔۔ایک دفعہ تم میرے ہاتھ آگئی نا۔۔۔تو پھر تو تم گئی۔۔۔

رابیل دانت پیس کر بڑبڑائی جو کہ آس پاس بیٹھے سبھی کو سنائی دے گئی تھی۔

ہائے اللہ۔۔۔قسم سے میں نے کچھ نہیں کیا۔۔بیلا۔۔مہر بچا لے یار۔۔۔

زویا نے آخرکار محراب کو پیچھے پناہ لی۔اب دونوں کے بیچ محراب کھڑی تھی۔۔

ہاں۔۔ایڈی تو معصوم۔۔

رابیل نے زویا کو پکڑنا چاہا پر ناکام ہوگئی۔۔محراب نے اپنے آپ کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی اور دونوں کو دفع ہونے کا آنکھوں سے اشارہ کہا تو دونوں چپ ہوگئی۔۔

تم دونوں بعد میں مجھ سے ملنا۔۔

محراب نے دھیمی اور سخت آواز سے کہا۔۔سب کسٹمرز جو منظر سے لطف اندوز

ہورہے تھے وہ تماشہ ختم ہونے پر دوبارہ اپنے کام پر متوجہ ہوگئے۔

زویا کھسیانی ہنستی دانتوں کی نمائش کرتی محراب کے پیچھے سے ہی کھسک کر فوراً کاؤنٹر کے دوسری طرف کھڑی ہوگئی۔۔رابیل نے غصے سے زویا کو آنکھوں ہی آنکھوں میں وارننگ دی پھر خود بھی کام میں لگ گئی۔

تھوڑی ہی دیر میں سارے کسٹمرز جب شاپ سے چلے گئے تو تینوں کو کچھ سکون ملا۔۔زویا اپنے کام سے فارغ ہوئی تو دونوں کی جانب چل دی جو کرسیوں پر بیٹھ گئی تھی۔۔

ہائے آج تو بہت کام کرلیا۔۔۔۔۔

زویا مصنوعی آہ بھری اور تیسری کرسی کو گھسیٹ کر بیٹھنے لگی۔۔پر وہ بیٹھ نہ سکی کیونکہ محراب نے زویا کے بیٹھنے سے پہلے ہی کرسی کو پیچھے سے کھینچ لیا جس کی بناء پر زویا زمین بوس ہوگئی۔

ائی مائی رے۔۔۔میری تو کمر ٹوٹی۔۔۔

بھونڈی اداکاری کرتے ہوئے زویا اپنی کمر پر دونوں ہاتھ رکھے کراہی۔۔۔رابیل ہنسنے لگی۔۔زویا کی صدا پر۔۔

اچھا ہوا تمہارے ساتھ۔۔

رابیل نے چڑایا۔۔

یہ اِس بات کی سزا ہے جب تم کام پر بلکل توجہ نہیں دے رہی تھی۔۔۔

محراب نے کندھے اُچکا کر اُسکی غلطی بتائی۔۔زویا نے دانت پیسے۔۔۔اور اپنی کمر سہلائی۔۔۔۔

تو اس شیطان کے چیلے کو بھی سزا دینی تھی نا جو سب کسٹمرز کے سامنے میرے پیچھے دوڑ رہی تھی۔۔۔

زویا نے زمین پر سے کھڑے ہوکر کہا۔۔

مجھے سب پتہ ہے کہ تم نے رابیل کے بیگ میں ربڑ کی چھپکلی ڈال دی تھی۔۔ محراب نے کہا۔۔

اس چھپکلی کی وجہ سے مجھے کتنی شرمندگی ہوئی۔۔میں نے سر کو اپنی تحریر والی فائل پر تم نے اس فائل میں جو چھپکلی کو چپکایا تھا۔۔پتہ نہیں کس طرح۔۔۔وہ دیکھ کر سر ڈر کے مارے اُچھل پڑے اور مجھے باہر جانے کا کہنے لگے۔۔

رابیل نے بنہ بنایا۔۔۔زویا ہنسنے لگی اور محتاط انداز سے کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔

مجھے کیا پتہ تھا کہ۔۔اس کا باس ایک چھپکلی سے ڈرتا ہے۔۔۔اُف سریسلی۔۔۔

زویا منہ پھاڑ ہنسنے لگی۔۔۔رابیل نے ناگواری سے زویا کو دھموکا جڑا تو زویا اپنا بازو سہلانے لگی۔۔

جاہل چڑیل۔۔۔۔

تو پھر میری چھپکلی مجھے واپس کرو۔۔۔

زویا نے بے شرمی سے کہا۔۔

بھئی میں تو فائل ہی وہی چھوڑ آئی۔۔۔میری تو ہمت ہی نہیں ہوئی کہ فائل کو ہاتھ میں لے لو۔۔۔اوپر سے سب لوگ مجھے ایسے دیکھنے لگے۔۔جیسے میں خود کش حملہ آور ہوں جو آفس کو بم سے اُڑانے آئی تھی۔۔۔

رابیل نے بدمزا ہوکر کہا۔۔۔محراب بھی زویا کے ساتھ ہنس دی۔۔

کیا خیال ہے پھر۔۔واپس جاؤگی وہاں۔۔۔

زویا نے شرارتاً کہا۔رابیل کے پیٹ پر کہنی ماری۔

اس کے بجائے میں تمہیں قتل کرنا پسند کروں گی۔۔

رابیل نے دھمکایا۔۔زویا پیچھے ہوگئی۔۔

اور ویسے بھی۔۔اب تو وہاں جانا ناممکن ہے۔۔دوبارہ گئی تو پچھلی ڈانٹ کی کثر سر ابھی پوری کرلیں گے۔۔غصہ ٹھنڈا ہوجائے تو پھر جاؤں گی اور رہی بات میری تحریر کی تو۔۔مجھے پکا یقین ہے کہ اسُے تو سر نے ہاتھ بھی نہیں لگایا ہوگا۔۔۔پڑی ہوگی وہی ٹیبل پر۔۔۔

رابیل نے بے بسی سے کہا۔۔زویا اسکی بات پر اور زیادہ ہنسنے لگی۔۔ چھت پھاڑ کر۔۔۔

زویا۔۔کیا آپ دوبارہ کرسی سے گرنا چاہتی ہے۔۔۔؟

محراب نے سنجیدگی سے زویا کو اوفر دی۔۔۔زویا کو اپنا گرنا یاد آیا تو کراہنے لگی دوبارہ۔۔۔

ارے ہاں۔۔۔۔میری کمر۔۔اب دیکھ لینا پارٹنر۔۔میں بدلہ لوں گی تم سے۔۔ بچ کر رہنا پھر۔۔

زویا نے ایک آنکھ چھوٹی کیئے اُسے گھورا۔۔رابیل کو زویا کا یہ انداز بہت بھایا۔

ہائے اللہ زوئی۔۔۔تم تو بلکل اُس میں مل رہی ہو۔۔۔

رابیل نے پُرجوش ہوکر کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کس پر۔۔؟

زویا نے پوری بتیسی باہر نکالی۔۔

محترمہ زویا اپنے آپ کو کوئی اداکارہ تصور کررہی تھی۔۔پر بھلا ہو رابیل کا جس نے زویا کی امیدوں پر منٹوں میں پانی پھیرا۔۔

ارے وہی نا۔۔۔جو ہر وقت کہی نا کہی صدائیں لگاتی پھرتی ہیں کہ۔۔رے باجی ۔۔۔کچھ دے دے۔۔

رابیل نے ہنس کر کہا تو جہاں زویا کچھ اور توقع کررہی تھی وہ اپنے آپ کو ایک فقیرنی سے تشبیہ پاکر غصے سے رابیل کے پیچھے دوڑی جو موقع مناسبت

سے پہلے ہی اُٹھ گئی تھی کرسی پر سے۔۔

اب چوہے بلی کا کھیل شروع ہوگیا تھا۔۔جس سے محراب کو بڑی کوفت ہوتی تھی۔۔کسٹمرز نا ہونے کی وجہ سے دونوں پاگلوں کی طرح بھاگ دوڑ رہی تھی ۔۔محراب کو اپنے سر پر چکراتی دونوں نمونیاں زہر لگی تو محراب نے ایک قابل ایمپائر کی طرح دونوں پاپڑ پہلوانوں کی صلح کروائی۔۔

میں سامنے والے پارک میں ہوں تم دونوں بھی آجاؤ۔۔اور ایمن آنٹی کو کاؤنٹر پر بیٹھا دو۔۔ہم تھوڑی دیر باہر چہل قدمی کرلیتے ہیں۔۔

محراب نے اپنا سر دباتے کہا۔تو دونوں محراب کو چھوڑ چھاڑ باہر چل دی۔۔جیسے برسوں پرانی قید سے رہائی ملی ہو۔۔محراب نے سر جھٹکا۔۔

شام کے پانچ بجے پارک میں کافی لوگ موجود تھے۔ہلکی پھلکی پھوار سے گھاس نم سی ہوگئی تھی۔۔محراب نے لمبا سانس کھینچا۔۔جیسے وہ بھینی بھینی بارش کی خوشبو کو اپنے اندر جذب کرنا چاہ رہی ہو۔۔بلیو جینز پر بلیک کُرتی پہنے اوپر سے شال لپیٹے محراب اِس منظر کا حصہ معلوم ہورہی تھی۔۔محراب نے دونوں چڑیلوں کی تلاش میں نگاہ دوڑائی تو دونوں کو جھولا جھولنے میں مصروف پایا۔۔

محراب نے افسوس سے سر جھٹکا۔

تم دونوں کو شرم نہیں آتی۔۔بچوں کے جھولے پر قبضہ کرتے ہوئے۔۔

محراب نے شرم دلانی چاہی جو کہ فضول تھی۔۔دونوں پھر بھی جھولا جھولنے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں مصروف۔۔بچوں کو پرے کرکے۔

باجی یہ دونوں آنٹی ہمیں جھولا جھولنے نہیں دے رہی۔۔۔

ایک بچے کی ڈپلومیٹک بات پر جہاں محراب ہنستی چلی گئی وہی دونوں اپنے آپ کو آنٹی کہنے پر صدمے میں چلی گئی۔

ارے لو بھئی۔۔پکڑو۔۔۔مجھ میں تو۔۔اس عمر میں بلکل بھی عقل نہی تھی۔۔

زویا چڑ کر اُٹھ گئی۔۔رابیل نے جھولا چھوڑ دیا۔۔

ہمارا منہ مت کھلواؤ تم زویا۔۔۔ہم کو سب پتہ کہ۔۔تم اس عمر میں بِھی ان بچوں سے چار ہاتھ آگے تھی۔۔اس بچے نے تو مروت میں آکر ہمیں آنٹی کہا ۔۔جبکہ مجھے پورا یقین ہے کہ تم ہوتی اس کی جگہ تو ڈائن لفظ تو ضرور استعمال کرتی۔۔

رابیل نے صاف گوئی دکھائی۔

ذرا جو میری عزت رکھے۔۔۔یہ منحوس رابیل۔۔

محراب نے مسکراہٹ دبائی اور ہاں میں سر ہلایا۔

ہاں میں سمجھدار تھی۔۔لیکن تم تو بلکل ہی عقل سے پیدل تھی۔۔مٹی کھاتی تھی بچپن میں۔اموجان بولتی کہ رابیل کے منہ میں ہمیشہ کیا بھرا رہتا ہے؟ ایک دن لان میں چپکے سے دیکھا تو پتہ چلا کہ محترمہ مٹی سے کھیلنے کے ساتھ

ساتھ اُسے کھانے کا بھی شوق رکھتی ہے۔۔۔وہ تو شکر ہے کہ اموجان نے اسے سزا کے طور پر کافی بار باتھروم میں بند کیا تو جا کے عادت چھوٹی۔۔ورنہ اب تک فریج میں مٹی پائی جاتی۔۔۔

زویا نے بھی عزت نہ رکھی رابیل کی۔۔

کافی حد تک تو بات درست ہے ویسے۔۔

محراب نے مزے سے کہا۔رابیل جل گئی۔۔۔

تینوں دھیمی دھیمی چال چل رہی تھی۔۔۔محراب کی نگاہ سامنے ایک بزرگ عورت پر پڑی جو بینچ پہ بیٹھی غصے میں تھی پر انداز بچوں والا تھا۔۔۔محراب دلچسپی سے دیکھنے لگی۔

بزرگ عورت بینچ سے اُٹھی بیزاریت سے اور آگے جانے لگی پر اچانک لہرا کر نیچے گر گئی تو محراب فوراً دوڑ پڑی جس کی تقلید میں زویا اور رابیل بھی محراب کے پیچھے بھاگے حیرانگی سے۔

آنٹی آپ ٹھیک تو ہے نا۔۔آپ کو کہی چوٹ تو نہیں لگی۔۔۔

محراب نے عورت کو دونوں ہاتھ کے سہارے سے اُٹھائے فکرمندے سے پوچھا۔۔

ارے بس مجھے تھوڑے چکر آگئے تھے۔۔۔میں زیابطیس کی مریضہ ہوں نا۔۔۔

شاید شوگر لیول لو ہوگیا ہوگا۔۔۔

عورت نے بینچ پر بیٹھ کر کہا۔

آنٹی آپ اکیلی آئی ہیں کیا۔۔؟

زویا نے آس پاس نگاہ دوڑائی۔

نہیں۔۔۔میرا پوتا۔۔منا میرے ساتھ آیا تھا پھر پتہ نہیں بعد میں کہی چلا گیا۔۔۔ابھی آجائے گا۔۔

تو آپ ہمارے ساتھ چلے۔۔آپکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔

محراب نے کہا۔

نہیں بیٹا میں ٹھیک ہوں۔۔۔آپ فکرمند نہ ہو۔۔۔

عورت نے مسکراکر کہا۔

ارے یہ سامنے ہی تو ہماری شاپ ہے۔۔آپ چلے ہمارے ساتھ۔۔کچھ کھالے ٹھیک ہوجائیں گی۔۔بعد میں دوبارہ یہاں آجانا جب تک آپ کا پوتا بھی آجائے گا۔۔

رابیل نے بچوں کی طرح پچکارا تو آنٹی ساتھ ہولی۔۔

رابیل تم آنٹی کا شوگر لیول چیک کرو میں جب تک کچھ کھانے کیلیے لے آتی

ہوں۔۔

محراب نے کہا تو رابیل اور زویا آنٹی کو ایک میز تک لے آئی اور کرسی پر بٹھادیا۔

بچیوں۔۔۔میں اتنی بوڑھی نہیں ہوں ۔تم لوگ خوامخواہ پریشان ہورہی ہو۔۔
عورت نے شرمندگی سے کہا رابیل نے آنٹی سے شوگر مشین لی اور چیک کرنے لگی۔

ہاں آپکا شوگر لیول لو ہے۔۔

رابیل نے کہا۔۔محراب ٹرے میں کچھ لوازمات لے آئی بزرگ خاتون بہت خوش ہوئی کہ تینوں نے ان کی مدد کی۔

لیجئے آنٹی یہ بسکٹس۔۔۔خاص کر شوگر پیشنٹ کیلیے بنائے تھے میں نے۔۔
محراب نے مسکراکر کہا۔۔

پیار اور زبردستی سے تینوں نے بزرگ خاتون کو تھوڑا بہت کھلاہی دیا تھا جس سے شوگر لیول کنڑول ہوگئی تھی۔

بہت شکریہ تم تینوں لڑکیوں کا۔۔۔

عورت مشکور ہوگئی۔۔۔تینوں نے مسکراکر سر ہلایا۔۔

پھر چاروں کی باتیں شروع ہوئی تو ٹائم کا پتہ نہ چل سکا۔۔۔مدحت آراء کو

www.neweramagazine.com

تینوں لڑکیاں کافی اچھی لگی۔۔۔سادہ اور باخلاق۔۔۔

آنٹی آپ جمعہ کو ہماری شاپ میں آنا۔۔ہم لوگ اموجان کی برتھ ڈے منائے گے اور آپکو اپنی اموجان سے ملوائیں گے۔۔آپ آئیں گی نا۔۔؟

زویا پُر جوش ہوگئی۔۔

ہاں ضرور میں آؤں گی اور اپنے پوتے کو بھی لاؤں گی۔۔۔

مدحت آراء نے مسکراکر کہا۔

دادی آپ یہاں بیٹھی ہے اور میں نے آپکو کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا۔۔۔

پیچھے سے خفگی بھری آواز آئی تو چاروں نے سر موڑ کے پیچھے دیکھا۔۔۔بھورے بال اور فرینچ کٹ داڑھی، گرے ٹرائزر کے ساتھ لائٹ اورنج ٹی شرٹ میں ملبوس۔۔ستائیس،اٹھائیس جتنی عمر کا شخص غصے سے کھڑا گھور رہا تھا۔۔

ارے یہ رہا میرا منُا۔۔۔

دادی نے خوش ہوکر تعارف کروایا۔۔تینوں کو جیسے جھٹکا لگا۔۔

تو یہ ہے آنٹی کا منُا۔۔۔میں سمجھی کہ کوئی بچہ ہوگا۔۔پر یہ تو۔۔۔

زویا دونوں کو سرگوشی کرتی بد تہذیبی سے ہنسنا شروع ہوگئی۔۔۔

رابیل اور محراب شرمندگی سے کھڑی اُسے اپنی کہنیاں مارکر زبردستی چُپ

کرنے کی ناکام کوششیں کررہی تھی۔۔پر وہ مجال ہے جو چپ ہو۔۔۔

زویا کی سرگوشی تراب کے تیز کانوں میں باآسانی پہنچ گئی تھی اور وہ خاصا غصے میں آگ بگولہ ہوگیا تھا۔

اُف دادی۔۔۔بھی نا۔۔

دادی میرا نام منا نہیں۔۔۔تراب الحسن۔۔۔ہے۔۔

دانت پر دانت جمائے تینوں کو جتایا گیا۔۔۔

اور۔۔آپ۔۔اُپ یہاں۔۔ادھر بیٹھی تھی۔۔؟میں نے آپکو کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا۔۔۔

بول تو ایسے رہا ہے جیسے لندن۔۔پیرس تک پہنچ گیا تھا اپنی دادی کو تلاش کرتے کرتے۔۔۔

رابیل کے بھی زبان میں کھجلی ہوئی تو دونوں کے کان میں سرگوشی کردی۔۔
محراب نے چُپ رہنے کا اشارہ کیا تو منہ بند ہوا بیلا کا۔۔

کم سے کم آپ مجھے یہاں آنے کا ہی بتا دیتی۔۔۔تھوڑے دیر کیلئے کیا میں ذرا آگے گیا۔۔پیچھے دیکھتا ہوں تو آپ غائب۔۔۔حد ہے۔۔

تراب نے بگڑے انداز سے کہا جبکہ مدحت آراء بیٹا بیٹا کرتے رہ گئی۔۔پر مجال ہو جو ان کا نام نہاد پوتا کچھ اپنی دای کی بات سُن لے۔۔۔محراب کا پارہ ہوئی

ہو گیا۔۔۔

ایکسکیوزمی مسٹر۔۔۔کیا آپ کو نہیں پتہ کہ ایک بزرگ کو کیسے ٹریٹ کرنا چاہیے۔۔جبکہ اُس بزرگ کو ایک بیماری بھی ہو۔۔۔کیا آپ کو یہ نہیں معلوم کہ کسی بھی وقت ذیابطیس کے مریض کی شوگر لو اور ہائی ہو جاتی ہے۔۔۔جس سے وہ مریض مر بھی سکتا ہے۔۔اگر اسکا بروقت معائنہ نہ کیا جائے تو۔۔۔

محراب پھٹ پڑی تھی اور تراب منہ کھولے اور آنکھیں پھاڑے اپنے سامنے موجود لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو شاید اُس سے کافی چھوٹی تھی عمر میں۔۔

محراب یار۔۔۔کول ہو جاؤ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زویا نے ہاتھ میں پکڑی ٹرے کو محراب کے سامنے کرکے پھنکا بنائے جھلایا تو محراب نے غصے سے اُسے گھورا۔۔۔زویا نے فورا ہاتھ میں موجود ٹرے کو نیچے کیا۔۔۔بھلائی کا تو زمانہ نہیں ہے۔۔۔۔

دادی آپ کی طبیعت خراب ہوگئی تھی۔۔؟مجھے فون کردیتی۔۔۔پھر۔۔۔

تراب نے سنا تو پریشانی سے اپنی دادی کو دیکھا۔

بس تھوڑے چکر آگئے تھے۔۔۔تو ان تینوں لڑکیوں نے میری مدد کی۔۔۔

دادی مشکور ہوئی۔۔۔۔تراب نے بے اختیار لمبا سانس کھینچا۔۔۔

تو دادی آپ مجھے فون کردیتی۔۔۔۔

تراب نے دوبارہ دہرائی اپنی بات۔۔

بھئی مجھے نہیں یاد رہا فون کرنا۔۔۔عادت ہی نہیں ہے۔۔۔

دادی نے بچوں کی طرح منہ بسور کر کہا۔۔چاروں اس پیارے انداز پر ہنس دیئے۔۔تراب کو شکریہ کہنا یاد آیا۔

بہت شکریہ آپ لوگوں کا۔۔۔

تراب تینوں کا مشکور ہوا۔۔رابیل اور زویا نے سر ہلایا جبکہ محراب چپ چاپ کھڑی رہی۔۔تراب نے محراب کے روکھے انداز کو بخوبی نوٹ کیا۔۔پھر دادی کو باہر جانے کا اشارہ کیئے خود باہر چل دیا۔۔

آنٹی آپ آنا ضرور۔۔جمعہ کو۔۔۔

زویا نے مسکراکر کہا۔۔

بلکل میں آجاؤں گی۔۔۔

مدھت آراء نے خوش ہوکر کہا اور تراب کے پیچھے باہر کی جانب چل دی۔۔۔

آج بھی تراب چاروں کے ساتھ میٹنگ روم میں موجود تھا۔۔تراب دو دن کے بعد آیا تھا کیونکہ دو دن پہلے اس کی دادی کی طبیعت خراب ہوگئی تھی جس کی بناء پر اُس نے دودن کی چھٹی لے لی تھی۔۔۔

سر کال ریکارڈ مل گئی ہیں۔۔تینوں کے پاس کافی ایسے نمبرز تھی جو ایک دوسرے سے سیم تھے۔۔۔پر چار ایسے نمبر نکلے ہے جس پر ان تینوں نے قتل والی رات بات کی تھی۔۔۔چار نمبرز میں سے دو کے تو نام لکھے ہوئے ہیں۔۔ شاہد اور فرحان۔۔۔۔جبکہ دو نمبر ان ناؤن ہیں۔۔۔

زارون نے کہا۔

ہم نے ان دو سم کی رجسٹریشن نکالی۔۔تو وہ دونوں سم آج سے ایک مہینہ پہلے۔۔فیاض(وکٹم) کے نام سے رجسٹرٹ ہوئی تھی۔۔سر جو بھی قاتل ہے اُس نے بڑی چالاکی سے وہی سم قتل والی رات استعمال کی تھی۔۔۔

علی نے بھی کہا۔۔تراب پُرسوچ سے کرسی پر ٹیک لگائے بیٹھا رہا۔۔۔

اچھاااا۔اور اس چوتھے شخص کا کچھ پتہ چلا۔۔۔(جو موٹروے کی فوٹیج میں تینوں کے ساتھ موجود تھا۔۔۔)

تراب نے کچھ سوچ کر پوچھا۔۔

نہیں سر۔۔۔ہم نے گھر،آفس ہر جگہ پوچھا۔۔پر کسی کو نہیں معلوم کہ اُس وقت ان تینوں کے ساتھ ایک اور شخص کون تھا۔۔۔؟

علی نے افسوس سے کہا۔۔۔تراب کے ماتھے پر سلوٹیں آئی۔

سر مجھے کچھ خاص ملا تھا۔۔کل انٹرنیٹ سے۔

فاطمہ نے کہا تو سب اُس کی طرف متوجہ ہوگئے۔۔

سر۔۔پچھلے تین سال پہلے ان تینوں(وکٹمز) کی ایک بزنس مین سے لڑائی ہوئی تھی۔۔وہ لڑائی۔۔فیاض(وکٹم) کے بیٹے رامس کی سالگرہ پر ہوئی تھی۔۔فیاض نے بڑے پیمانے پر تقریب رکھی تھی تو اپنے سب قریبی لوگوں کو بلایا تھا۔۔جس میں وہ بزنس مین بھی شامل تھا۔۔۔کیک کاٹنے سے تھوڑی دیر پہلے اسی کے بزنس پارٹنر نے لڑائی شروع کردی کہ اُسے پارٹنر شپ میں آدھے شیئرز دو۔۔جس پر کافی ضد بحث ہوئی۔۔وہ بزنس مین کافی پاور فل تھا۔۔تو اُس نے غصے میں آکر فیاض پر بندوق تال لی۔۔تو گارڈزنے اُسے دھکے دے کر نکالا۔۔وہ شخص جاتے جاتے دھمکیاں دے رہا تھا جس میں ان تینوں کو جان سے مارنے کی بھی دھمکی تھی۔۔۔پتہ چلا ہے کہ بعد میں اس نے ان تینوں سے پارٹنر شپ ختم کردی تھی اور پھر وہ منظر سے اچانک ہی غائب ہوگیا۔۔

فاطمہ نے کہا۔۔

تینوں میز کے اِرد گرد کرسیوں پر بیٹھے سوچوں میں ڈوبے تھے۔تراب کرسی پر سے اٹھا۔۔

یہ سب تمہیں کیسے پتہ چلا۔۔۔؟

تراب نے تفتیشی انداز سے کہا۔۔تینوں فاطمہ کی طرف دیکھنے لگے۔۔۔

وہ سر انسان کو جو بھی کچھ دلچسپ لگتا ہے وہ اپنے سوشل ویب سائٹ پر ڈال

دیتا ہے۔۔۔مجھے سالگرہ کی ویڈیو کسی کی ویب سائیٹ سے ملی تھی۔۔جس میں سب واضح دکھ رہا تھا۔۔۔میں نے ویسے آپکو ای میل کردی تھی وہ ویڈیو۔۔۔

فاطمہ کہا۔۔

اوہ۔۔ہاں وہ میں نے چیک نہیں کیا۔۔۔نام کیا ہے۔۔اس شخص کا جس نے لڑائی کی تھی تقریب میں۔۔؟

تراب نے کہا اور وائیٹ بورڈ کی طرف منہ کرلیا۔۔ہاتھ میں مارکر لییئے۔۔

محمود انور۔۔

فاطمہ نے کہا۔۔تو تراب نے وائٹ بورڈ پر موجود شک کو خانے پر محمود انور کا نام لکھ دیا۔۔۔

سر ویسے دیکھا جائے تو۔۔۔جب بھی کوئی انسان کو کھائی میں دھکیل دیا جاتا ہے تو دھکا دینے والی اُسکا اپنا ہی کوئی قریبی شخص ہوتا ہے۔۔۔اور زیادہ تر کیسز میں قریبی لوگ ہی انوالو ہوتے ہیں۔۔۔یعنی کہ سر۔۔ہمیں شک کے خانے میں شاہد اور فرحان کا نام بھی شامل کرلینا چاہیئے۔۔جن سے قتل والی رات تینوں کے ہی بات کی تھی۔۔۔

عائشہ نے ہچکچاتے ہوئے کہا تو تراب نے سر ہلایا۔۔

اور ان دونوں کے نام بھی ساتھ ہی لکھ دییئے۔۔

اب ان تینوں کی معلومات نکالو۔۔

تراب نے اشارۃ کہا تو اسکی جیب میں موجود موبائل وائیبریٹ ہوا۔۔تراب نے چاروں کو کام کرنے کا کہا اور خود موبائل کو ہاتھ میں ہال سے باہر آگیا۔۔

نظر جب موبائل کی اسکرین پر پڑی تو دادی کالنگ لکھا آرہا تھا۔تراب چونک اٹھا وہ کچھ پریشان ہوا اور اس نے فوراّ کال اٹینڈ کی۔۔

دادی کیا ہوا۔۔؟آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔

تراب نے پریشانی سے پوچھا۔۔کیونکہ مدھت آراء کوئی بہت ضروری کام ہو جب ہی کال کرتی تھی۔

ارے میں ٹھیک ہوں۔۔۔تو صبح جس طرح چھوڑ کر گیا تھا۔۔ویسے ہی ہوں ایک دم بھلی چنگی۔۔۔میری فکر نہ کر۔۔اور میں نے اس لیئے کال کی ہے کہ مجھے کہی جانا ہے۔۔۔۔

دادی نے کہا۔۔

اچھاااا۔۔۔۔تو ابھی جانا ہے کیا۔۔۔؟

تراب نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔۔۔ارادہ منع کرنے کا تھا۔۔

لو بھئی اگر مجھے کل جانا ہوتا تو کیا میں تجھے ابھی فون کرتی۔۔۔ظاہر ہے ابھی جانا ہے مجھے۔۔۔تو بس جلدی سے آجاا۔۔۔دو منٹ میں۔۔۔

دادی نے حکم صادر کیا اور جھٹ سے کال کاٹ دی تراب جو دادی کو باہر نہ جانے کیلیئے بہلانے والا تھا۔۔وہ دادی کے کال کاٹنے پر افسوس سے موبائل کو دیکھنے لگا۔۔۔

ابھی طبیعت ٹھیک ہوئے دن نہیں ہوئے۔۔۔پھر بھی جانا ہے کہی۔۔۔اُف دادی آخر کب مانیں گی آپ میری بات۔۔

تراب نے بے بسی سے دل میں سوچا۔۔

جب نظر اپنی ہاتھ کلائی پہ بندھی گھڑی پر پڑی تو چونکا۔۔

اوہو۔۔۔یہاں پر ہی دو منٹ ہوگئے۔۔جلدی چلو۔۔ورنہ دادی مجھے نہیں چھوڑیں گی۔۔

تراب جلدی سے ہاتھ میں گاڑی کی چابی لیئے باہر کی جانب چل دیا۔۔

فورڈ پلینٹ میں آج پارٹی رکھی گئی تھی۔۔چونکہ آج نور ملک (اموجان) کی سالگرہ تھی۔۔تو نصرت)اموجان کی چھوٹی بہن(آیت اور حیدر کے ساتھ ساتھ اور بھی قریبی لوگ تقریب میں موجود تھے۔۔شاپ رنگ برنگی لائٹوں سے مزین تھی۔۔جو کہ ہر طرف روشنی پھیلا رہی تھی۔۔شاپ کے اندر جاؤ تو میز اور کرسیوں کو تھوڑا سائڈ میں سیٹ کیا ہوا تھا جبکہ شاپ کے کونے والی جگہ پر چھوٹا سا اسٹیج بنوایا گیا تھا جہاں بچوں کیلیئے میجک شو ارینج کیا ہوا تھا تاکہ بچے

بور نہ ہو۔۔۔محراب ،رابیل اور زویا آج ایک ہی ڈیزائین کی میکسی میں ملبوس تھی۔۔بس رنگ ایک دوسرے سے مختلف تھے۔۔زویا کی لال رنگ کی تھی۔ رابیل کی بھوری اور محراب کی کالے رنگ کی میکسی میں ملبوس تھی۔

رابیل بچوں کی دیکھ بھال کررہی تھی تو محراب جو تھوڑے مہمان بلوائے تھے۔ ان کو دیکھ رہی تھی۔۔جبکہ ہمیشہ کی طرح زویا اِدھر اُدھر بیٹھی فضول کی ہانکتی ہی نظر آئی تھی۔۔محراب اب دوسری میز پر آگئی جہاں نور،نصرت،آیت اور حیدر کرسیوں پر بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔

السلام و علیکم۔۔آپ سب کو۔۔۔

محراب نے خوش دلی سے سب کو کہا۔۔اور آیت کی برابر والی کرسی پر بیٹھ گئی۔۔

ماشاءاللہ۔۔۔مہر میری جان۔۔بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔

نصرت نے پیار سے کہا۔۔

ظاہر ہے۔۔اموجان نے یہ جوڑا دیا تھا۔۔۔چوائس تو ان کی ہی ہے۔۔۔

محراب نے کندھے اچکائے۔۔۔

ہاں ورنہ تم تو بلکل بھی اچھی نہیں ہو۔۔۔

حیدر نے بدمزا سا منہ بنایا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خبردار جو میری بیٹی کو کچھ بولا۔۔۔

نصرت نے حیدر کو ڈپٹا تو وہ بیچارگی سا منہ بنا گیا۔۔محراب حیدر کی شکل دیکھ کر کھکھلا کر ہنس دی۔۔

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

❤ختم شدہ❤

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول۔ ناولٹ۔ افسانہ۔ کالم۔ آرٹیکل۔ شاعری۔ پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین